جمعہ 14 دسمبر 2001ء
احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 14 دسمبر 2001ء 28 رمضان 1422 ہجری - 14 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 286

عید کی آمد و رفت

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لئے پیدل آتے اور پیدل واپس جاتے تھے-

حضرت اسلمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ دوسرے رستہ سے واپس تشریف لے جاتے تھے-

(سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوة باب الخروج يوم العيدين حديث نمبر 1285' 1290)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

9 فروری 1907ء

اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے- اور ہمیں معلوم ہوا کہ اس میں ایک سانپ ہے- اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے- اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا- تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے- اور اس سانپ نے حرکت کی- اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا- جب باہر کی طرف بھاگنے لگا- تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے- اور اس کی دو ٹانگیں ہیں- ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ- مبارک احمد کی والدہ اس سانپ کی طرف دوڑی- اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی- پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آ گیا- اور میں اس کی طرف گیا- اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا- میں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اس چاقو سے کاٹ دی- بہت آسانی سے کٹ گئی- جیسے مولی یا گاجر- اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا- میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی' ڈال دیا- اور اس سے بڑی بدبو آئی- مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے- مگر کوئی نقصان نہ پہنچا- بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا- اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے- تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے- جب قریب پہنچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے- میں نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے- انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں- مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں- وہ پنجاب کے پل ہیں- پھر اس کے بعد الہام ہو:-

(2) العيد الاخر تنال منه فتحا عظيما (ترجمہ- ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا)

نوٹ :- "9 / فروری 1907ء کو مجھے یہ الہام ہوا کہ انك انت الاعلى - یعنی غلبہ تجھی کو ہوگا- اور پھر اسی تاریخ مجھے یہ الہام ہوا- العيد الاخر تنال منه فتحا عظيما - یعنی ایک اور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا-- جس سے ایک بڑی فتح تیری ہوگی-- جس میں یہ تفہیم ہوئی- کہ ممالک مشرقیہ میں تو سعد اللہ لدھانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیہ پلیگ سے مر گیا- یہ تو پہلا نشان تھا- اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا-- جس میں فتح عظیم ہوگی- سو وہ ڈوئی کی موت ہے- جو ممالک غربیہ میں ظہور میں آئی- دیکھو پرچہ بدر 14 / فروری 1907ء- اس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پورا ہوا کہ میں دو نشان دکھاؤں گا-

(تتمه حقيقة الوحى صفحه 76 حاشيه - تذکرہ - 688 تا 690)

درس قرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس رمضان کا آخری درس قرآن 15 دسمبر بروز ہفتہ ارشاد فرمائیں گے جس کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوگی اتوار کو درس نہیں ہوگا-

حضور کا عید الفطر کا خطبہ 17 دسمبر بروز سوموار پاکستانی وقت کے مطابق 30-3 سہ پہر بیت الفضل لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا-

احباب بھرپور استفادہ فرمائیں-

اعلان بابت التواء

جلسہ سالانہ ربوہ

امسال 26-27-28 دسمبر 2001ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست کی گئی تھیں- لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی- اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے- احباب مطلع رہیں-

(نظارت اصلاح و ارشاد)

ربوہ میں یوم صفائی

مورخہ 14 دسمبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک ربوہ بھر میں یوم صفائی منایا جائے گا تا کہ عید الفطر سے قبل ربوہ کو اجلا بنایا جا سکے- اس وقار عمل کا آغاز نماز فجر کے بعد کیا جائے گا اور یہ کم از کم دو گھنٹے جاری رہے گا- تمام خدام اور اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس وقار عمل میں بھرپور حصہ لیں اور اسے کامیاب بنائیں- اس وقار عمل کا کم از کم معیار اپنے گھر کے سامنے صفائی اور چھڑکاؤ کرنا ہوگا- نیز اجتماعی وقار عمل کے سلسلے میں اپنے منتظمین اور زعماء سے تعاون کی درخواست ہے- انصار بزرگان سے بھی درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں خدام کی حوصلہ افزائی فرمائیں-

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 187)

1897ء کی ایک عظیم الشان تصنیف

حضرت مولانا حسن علی صاحب مونگھیری 313 رفقاء کبار میں شامل ایک پرجوش داعی الی اللہ بزرگ تھے جن کی مساعی سے برٹش انڈیا میں بہت سی سعید روحیں حضرت رسول عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل ہوئیں۔ پروفیسر آرنلڈ (Arnold) عربی پروفیسر لنڈن یونیورسٹی نے اپنی کتاب ''پریچنگ آف اسلام'' مطبوعہ لنڈن 1913ء کے صفحہ 283 پر ان کی دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین ادا کیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 1894ء میں انہیں مغربی ممالک کے اولین واعظ کی حیثیت سے منتخب فرمایا (نور الحق حصہ دوم صفحہ 53) مگر افسوس زندگی نے وفا نہ کی اور آپ 1896ء کے آغاز میں انتقال کر گئے (اخبار ''دی مسلم کرانیکل'' 4 اپریل 1896ء)

حضرت مولانا حسن علی صاحب نے وفات سے قبل ''تائید حق'' کے نام سے ایک بصیرت افروز اور معرکہ آرا کتاب تصنیف فرمائی جسے 1897ء میں حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی نے پنجاب پریس سیالکوٹ سے زیر اہتمام منشی غلام قادر فصیح شائع کرایا۔ اس کتاب کے صفحہ 85 و 86 میں آپ نے امریکہ کے پہلے مسلم الیگزنڈر ویب اور حاجی عبداللہ عرب کی طرف سے ان کے لئے اشاعت دین کے سلسلہ میں چندہ کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

''جب حاجی عبداللہ صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے۔ تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور حضرت سید اشہد الدین صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکا میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے۔ ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہوگا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی۔ اسپر حاجی صاحب نے بیان کیا۔ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے۔ ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے۔ اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا۔ اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور استخارہ کیا

خواب میں جناب (ـ) کو دیکھا۔ اور (آپ) نے فرمایا۔ کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے۔ وہ جو کہے وہ کرو صبح کو اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا۔ کہ اب میری حالت یہ ہے۔ کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلونگا۔ اور اگر وہ مجھ کو امریکا جانے کو کہیں تو میں جاؤنگا۔ جب کہ حاجی عبداللہ عرب صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا۔ اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے۔ تو مناسب نہ سمجھا۔ کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں۔ سب نے عرض کیا۔ کہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں۔ چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبداللطیف صاحب اور حاجی عبداللہ عرب صاحب قادیان گئے۔ اور سارا قصہ بیان کر کے خواستگار ہوئے۔ کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں۔ تا کہ اشاعت (دین) کا کام امریکا میں عمدگی سے چلنے لگے۔ بیان مذکورہ بالا میں نے خود حاجی عبداللہ عرب صاحب سے سنا ہے۔ اور جیسا کہ میں پہلے لکھ آیا ہوں۔ حاجی صاحب کو میں ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا باخدا آدمی سمجھتا ہوں۔ اس لئے اس خبر کو جھوٹ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جس حالت میں مرزا صاحب ایک بدنام شخص ہو رہے ہیں۔ اور جھنڈے والے پیر صاحب ایک نامی آدمی ہیں۔ عبداللہ عرب صاحب کو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ اپنے مرشد کے بارے میں ایک ایسا قصہ تصنیف کریں جس سے ظاہر ان کا نقصان ہی نقصان ہے۔

حاجی عبداللہ عرب صاحب سے مجھ کو ایک اور عجیب بات معلوم ہوئی کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکمال بزرگ رہتے ہیں۔ جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں۔ سید فضل صاحب کے بزرگوں میں ایک شیخ گزرے ہیں (میں ان کا نام وغیرہ آئندہ دریافت کر کے کسی دوسرے رسالہ میں درج کرونگا) جو صاحب کشف وکرامات تھے۔ وہ اپنے ملفوظات میں لکھ گئے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی قوم گورے رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی معین ومددگار ہوگی۔ اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

تاریخ کے انقلابی دور کا آغاز

عہد حاضر میں کس طرح تاریخ کا نیا انقلابی دور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مقدس وجود سے شروع ہوا؟ اس کی ایمان افروز وضاحت سیدنا حضرت مصلح موعود کے مبارک قلم سے مطالعہ کیجئے فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ (ـ) (تذکرہ ص 65) یعنی تیرے آباء کا ذکر منقطع کر دیا جائے گا اور تجھ سے آئندہ تاریخ کا ابتداء کیا جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو اگر کوئی تاریخ لکھنا چاہے تو وہ چند صفحوں میں ہی حضرت مسیح موعود کے تمام آباواجداد کے حالات ختم کر دے گا اور اصل تاریخ اس وقت سے شروع کرے گا جب حضرت مسیح موعود کا ذکر آئے گا۔ حالانکہ دنیوی لحاظ سے وہ بہت بڑی شان رکھتے تھے مگر باوجود اس کے کہ اپنے زمانہ میں وہ بہت بڑی عظمت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہی فیصلہ کیا کہ آئندہ حضرت مسیح موعود سے تاریخ کی ابتداء کرے اور آپ کے آباء کے ذکر کو منقطع کر دیا جائے۔

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 143)

عید سعید

ہجر میں جو بھی عید گزری
ہے
اک قیامت مزید گزری
ہے
درد میں جو گھڑی بھی بیتی
ہے
صد مبارک' سعید گزری
ہے
دیکھتے سنتے ان کو غیبت
سے
ایک مدت مدید گزری
ہے
دے گئی ہے حیاتِ نو ہم کو
جو قیامت شدید گزری
ہے
بات جو سچی سُچی پیاری
ہے
در کلام مجید گزری
ہے
حمد سے ناس تک ہر اک سورة
حمدِ ربِ حمید گزری
ہے
کوئی فرعون ہو کہ ہو نمرود
اس کے اوپر وعید گزری
ہے
ہر صدی سال اور گھڑی ہم کو
دے کے تازہ نوید گزری
ہے
لمحہ لمحہ ترقیوں کا نزول
لحظہ لحظہ جدید گزری
ہے
خطبہ عید سب جہاں میں ایک
کیسی عیدِ سعید گزری
ہے
صد مبارک مرے حبیب کو عید
یاد میں جس کی عید گزری
ہے
کاش دنیا کہے ظفر کی عمر
مثل رجل رشید گزری
ہے

راجہ نذیر احمد ظفر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی

عید الفطر کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشادات

تبلیغ کا آغاز

یسئلونک عن الاھلۃ (-)

یہ رکوع شریف جو میں نے ابھی پڑھا ہے۔ یہ مضان شریف کی تاکیدوں اور اس کے احکام ز فضائل اور فوائد کے بیان کے بعد نازل فرمایا لیا ہے۔ اس رکوع کا مضمون اور مطلب مضان کے بعد ہی سے بلا فصل شروع ہوتا ہے جو ج کی تاریخ ہے۔ یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ نسبت اور مہینوں کے ایک خاص فضل اور نعام مسلمانوں پر اس میں نازل ہوا ہے۔ گویا نبی کریم ﷺ کی نبوت کا یہی مہینہ ابتدائی سال ہے۔ آخر رمضان میں جو وحی نازل ہوئی ہے تو تبلیغ شوال ہی سے شروع فرمائی ہے۔ وہ جو نور تاریکیوں سے دور کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ اور جس کا ذکر انزلنا الیکم نورا میں کیا ہے۔ اس کا شروع یہی مہینہ ہے۔

(الحکم 10 فروری 1901ء)

برکات رمضان

آج عید کا دن ہے اور رمضان شریف کا مہینہ گزر گیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ایام تھے جبکہ اس نے اس ماہ مبارک میں قرآن شریف کا نزول فرمایا اور عامہ اہل اسلام کے لئے اس ماہ میں ہدایت مقدر فرمائی۔ راتوں کو اٹھنا اور قرآن شریف کی تلاوت اور کثرت سے خیرات و صدقہ اس مہینہ کی برکات میں سے ہے۔ آج کے دن ہر ایک کو لازم ہے کہ سارے کنبہ کی طرف سے محتاج لوگوں کی خبر گیری کرے۔ دو بک گیہوں کے یا چار جو کے ہر ایک نفس کی طرف سے صدقہ نماز سے پیشتر ضرور ادا کیا جاوے اور جن کو خدا نے موقع دیا ہے وہ زیادہ دیویں۔ اس جگہ مختلف ضرورتیں ہیں کہ جن کے لئے لوگوں کے خیرات کے روپیہ کی ضرورت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اس قسم کا کل روپیہ ایک جگہ جمع ہوتا تھا۔ اور پھر آپ اسے مختلف مدوں میں تقسیم کر دیا کرتے۔

(الحکم مورخہ 17 نومبر 1908)

وحدت کی ضرورت

آج کے دن بھی صدقۃ الفطر ہر شخص پر۔ غنی ہو۔ حر ہو۔ یا عبد۔ غرض سب پر واجب ہے۔ کہ صدقہ دے تاکہ روزوں کے لئے طہر کا کام دے۔ اور نماز سے پہلے ایک مقام پر جمع کرے۔

اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ وحدت پیدا ہو۔ (دین) کے ہر امر میں وحدت کی روح پھونکی گئی ہے۔ جب تک وحدت نہ ہو اس پر اللہ کا ہاتھ نہیں ہوتا۔ جو جماعت پر ہوتا ہے۔ میں درختوں کو دیکھ کر سوچتا ہوں کہ اگر ایک ایک پتہ کہے کہ میں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں۔ اور اپنے رب سے مانگتا ہوں وہ مجھے سرسبز کر دے گا۔ کیا وہ الگ ہو کر سرسبز رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ مرجھا جائیگا۔ اور ادنیٰ سے جھونکے سے گر جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک شاخ سے اس کا تعلق ہو جو جڑ اور اس کی رگوں سے اپنی خوراک کو جذب کرے۔ یہ سچی مثال ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا بیج لگاتا ہے تو جو شاخ اس سے الگ ہو کر بار آور اور ثمردار ہونا چاہے وہ نہیں رہ سکتی۔ خواہ اسے کتنے ہی پانی میں رکھو۔ وہ پانی اس کی سرسبزی اور شادابی کی بجائے اس کے سڑنے کا موجب اور باعث ہوگا۔ پس وحدت کی ضرورت ہے۔

اسی لئے صدقۃ الفطر بھی ایک ہی جگہ جمع ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عید سے پہلے یہ صدقہ جمع ہو جاتا۔ اور ایسے ہی زکوٰۃ کے اموال بڑی احتیاط سے اکٹھے کئے جاتے۔ یہاں تک کہ منکرین کے لئے قتل کا فتویٰ دیا گیا۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے بھائیوں میں ابھی یہ وحدت پیدا نہیں ہوئی۔ یا ہوئی ہے تو بہت کمزور ہے۔

تم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ تم نے اس کو کامل صفات سے موصوف مانا ہے۔ اور یہاں تک تم نے توحید سے حظ اٹھایا ہے کہ اگر کوئی غلطی سے مخلوق میں سے کسی کو ان صفات سے موصوف مانتا تھا۔ تم نے اس کو بھی اس امام کے طفیل سے چھوڑا۔ اور اب تم پاک ہو گئے کہ (کسی) کو خالق اور باری۔ محلل۔ محرم اور محی اور ممیت اور عالم الغیب سمجھو۔ تو جیسے یہ امتیاز حاصل کیا تھا۔ اب کیسی ضرورت تھی کہ (-) تمہارے سارے تعلقات اس شجر طیبہ کے ساتھ ہوتے جس کے ساتھ پیوند ہو کر وہ تمام پھل لانے والے تم ہو سکتے تھے۔ مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ جب میں کسی کو ایسے تعلقات سے باہر دیکھتا ہوں۔ دیکھو تمہارے تعلقات تمہارے چال چلن۔ شادی و غمی۔ حسن معاشرت۔ تمدن۔ سلطنت کے ساتھ تعلقات غرض ہر قول و فعل آئندہ نسلوں کے لئے ایک نمونہ ہوگا پھر کیا تم چاہتے ہو کہ رحمت اور فضل کا نمونہ تم بنو یا لعنت کا۔ پس دعائیں کرو کہ تم جو اس پاک چشمہ پر پہنچے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے سیراب کرے اور عظیم الشان فضل اور خیر کے حاصل کرنے کی تمہیں توفیق ملے۔ اور یہ سب توفیقیں اس وقت ملیں گی جب تمہارے سب معاملات ایک درخت سے وابستہ ہوں۔

(الحکم 17 جنوری 1903ء)

عبادت اطاعت کا نام ہے

.....دیکھو کل شام تک ایک وقت تھا کہ اس دن میں تندرست اور مقیم کے لئے کھانا پینا حرام تھا لیکن جب وہ وقت ختم ہو گیا تو اس کے احکام اور برکات بھی ختم ہو گئے۔ آج ایک وقت ہے کہ اس کا حکم کل سے بالکل متضاد ہے اگر کل تندرست اور مقیم کے لئے کھانا پینا دن میں حرام تھا تو آج اس کے واسطے نہ کھانا حرام ہے نہ پینا ہماری آنکھ کان ناک دست و پا سب کچھ وہی ہیں جو کل تھے۔ لیکن تقویٰ اطاعت اور حکم برداری کے لحاظ سے کل اور آج میں کس قدر تفرقہ ہے اسی طرح خدا نے حج۔ عید نماز کھانے پینے سونے جاگنے وغیرہ کے وقت مقرر کئے ہیں اور جب وقت پر ایک کام حسب رضا الٰہی بجالایا جاتا ہے تو وہ فضل اور برکات کا موجب ہوتا ہے کل روزہ رکھنے کا ثواب تھا اور آج عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت دراصل اطاعت کا نام ہے۔ اگر اس میں احکام الٰہی کی اطاعت نہ ہو تو وہی عبادت حرام اور قبیح ہو جاتی ہے۔ اس سے ایک سبق حاصل ہوتا ہے۔

(الحکم 24 جنوری 1904ء)

چند فقہی مسائل

سوال: عید کی نماز کی ہر رکعت میں تکبیریں سات اور پانچ قبل از قراءت کہنی چاہئیں یا چار پہلی رکعت میں قبل از قراءت اور دوسری رکعت میں قبل از رکوع۔ خود آپ کا عمل کس پر ہے اور کیوں۔ یعنی دوسرے طریقہ کو چھوڑنے کی کیا وجہ ہے۔

جواب: عید کی نماز میں جو تکبیریں آئی ہیں ان میں علماء کا اختلاف ہے جیسا آپ نے ذکر کیا۔ مگر میں اس روایت کو ترجیح دیتا ہوں جس میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں آئی ہیں۔ حنفیہ کا مذہب کہ پہلی رکعت میں قبل از قراءت اور دوسری میں بعد قراءت کہتے ہیں یہ تابعین سے ثابت ہے۔ مگر ہم پہلی روایت کو ترجیح دیتے اور اس پر میرا عملدرآمد ہے۔ کیوں کا جواب یہ ہے کہ فقہا محدثین اور مدینہ طیبہ کا عملدرآمد یہ ہے جس کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص 159)

حضور نے فرمایا:

عید کے دن عطر لگانا مستحبات میں داخل ہے ہاں اجنبی عورت کے کپڑوں اور بالوں کی خوشبو سونگھنا حرام ہے اسی طرح آنکھ اور دوسرے اعضاء کے فرائض ہیں۔

(خطبات نور حصہ دوم ص 332)

دائمی عید

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

عیدوں کے موقع پر اپنے غریب ہمسایوں، ضرورتمندوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کریں ان کے کچھ غم ان کے گھروں میں جا کر دیکھیں اور ان کے غم بانٹیں اپنی خوشیاں ان کے پاس لے کر جائیں اور اپنی خوشیاں ان کے ساتھ بانٹیں یا اپنے گھر میں ان کو بلائیں غرضیکہ غریبوں کے ساتھ عید کرنے سے بہتر دنیا میں اور کوئی عید نہیں خدا آپ کو غریبوں کی خدمت میں زیادہ ملے گا۔ اور یہ ایک ایسا آزمودہ نسخہ ہے جس نے کبھی خطا نہیں کی۔ جو خدا کے بے کس مجبور بندوں سے پیار کرتا ہے لازماً خدا اس سے پیار کرتا ہے کبھی اس میں کوئی تبدیلی تم نہیں دیکھو گے۔ اپنی عیدوں کو غریبوں کی خدمت سے سجالیں............ پھر آپ کی عید ایسی ہوگی جو زمینی عید نہیں رہے گی بلکہ آسمان پر بھی یہ عید کے طور پر لکھی جائے گی اور اس کی خوشیاں دائمی ہوں گی اور اس کی برکتیں دائمی ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 1993ء الفضل 23 دسمبر 2000ء)

عبدالودود طارق صاحب

میرے بڑے بھائی

عبدالمنان طاہر صاحب

بھارتی مقبوضہ کشمیر کے صوبہ جموں کے ضلع (قیام پاکستان کے وقت تحصیل) راجوری کے علاقہ درہال / بڈھانوں میں اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک عالم دین مولوی نور محمد صاحب کے ہاں آٹھ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئے۔ ان آٹھ بھائیوں میں حضرت قاضی محمد اکبر صاحب نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بارے میں سنا تو وہ اپنے ایک دو ساتھیوں کے ہمراہ قادیان گئے اور تسلی پا لینے کے بعد حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ اس طرح انہیں حضرت مسیح موعود کا رفیق ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب کے چھوٹے بھائی (راقم کے دادا) قاضی عطاء اللہ صاحب کو جب بڑے بھائی کی بیعت کا علم ہوا تو وہ بھی چند احباب کے ہمراہ قادیان چلے گئے۔ جب قادیان پہنچے تو حضرت مسیح موعود وفات پا چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

قاضی عطاء اللہ صاحب کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں بشیر احمد صاحب سب سے بڑے تھے جنہیں دادا جان نے اپنے کندھوں پر اٹھایا اور قادیان پڑھنے کے لئے چھوڑ آئے۔ قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد واپس آئے۔ مہاراجہ کشمیر کی سرکار کی طرف سے انہیں تحصیل داری کی پیش کش کی گئی مگر اپنے والد کی ہدایت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے چارکوٹ میں اپنا مدرسہ جاری کیا جہاں علاقہ بھر کے بچوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم دی۔ شادی کے بعد زمین خرید کر مستقل طور پر چارکوٹ میں سکونت اختیار کر لینے کی وجہ سے ''ماسٹر بشیر احمد چارکوٹی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ (وفات 18 جون 1991ء)

والد صاحب (ماسٹر بشیر احمد صاحب چارکوٹی) کے ہاں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں تولد ہوئیں۔ ایک بیٹی پیدائش کے چند ماہ بعد وفات پا گئی۔ اس طرح ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں باقی رہ گئے۔ ہم بہن بھائیوں میں بہن سب سے بڑی ہیں جو مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ ہم پانچ بھائیوں میں سب سے بڑے عبدالمنان طاہر صاحب تھے جن کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

برادرم محترم نے تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آزاد جموں و کشمیر حکومت کے محکمہ حسابات میں بطور آڈیٹر اپنی سروس کا آغاز کیا اور ایڈیشنل اکاؤنٹنٹ جنرل کے عہدہ جلیلہ سے ستمبر 2000ء میں ریٹائر ہوئے۔

اپنے پہلے محکمانہ امتحان میں پہلی کوشش میں کامیابی حاصل کی جبکہ ان کے ساتھ کے تمام آڈیٹرز ناکام ہو گئے۔ تعزیت کے دوران ایک غیر از جماعت دوست نے ان کی ایک بات سنائی جس سے عبادت اور دعا سے ان کی لگن کا پتہ چلتا ہے انہوں نے بتایا کہ عبدالمنان صاحب نے ایک دفعہ ان سے ذکر کیا تھا کہ جب ان کا پہلا محکمانہ امتحان ہوا تو اپنے مکان کے باہر محکمہ جنگلات کے دفاتر کے گھاس والے پلاٹس میں جا کر کامیابی کے لئے دعا مانگا کرتے تھے۔ جب نتیجہ نکلا تو ان کے علاوہ باقی تمام آڈیٹرز جنہوں نے امتحان دیا' ناکام ہو گئے' حقیقت میں وہ عبادات کے بڑے پابند تھے۔ بڑی بڑی سورتیں یاد تھیں جن کی وہ باجماعت نمازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ میں حیران ہوتا کہ یہ سورتیں انہوں نے کب اور کیسے یاد کر لیں۔

برادرم محترم اسم بامسمیٰ تھے۔ دوسروں سے حسن سلوک اور احسان کرنا ان کا نمایاں وصف تھا۔ انہوں نے کئی نوجوانوں کو مستقل روزگار دلایا۔ ان میں سے ایک کے بارے میں ایک بار جب کہنے والے نے ان سے (ان کی بیماری کے دوران) کہا کہ یہ شخص کتنا احسان فراموش ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کی تکلیف میں اس نے کسی عملی خدمت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ابھی اس نے یہ فقرہ منہ سے نکالا ہی تھا کہ بول پڑے ''آپ اس طرح نہ کہیں۔ میں اگر کسی سے کوئی نیکی کر سکا ہوں تو محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے ہی بدلہ چاہتا ہوں''۔ اس طرح انہوں نے اس کا منہ بند کر دیا اور قرآنی تعلیم کے عین مطابق اس بات کا مظاہرہ کیا کہ احسان کر کے مت جتلاؤ۔

خلیفہ وقت کی ہر ہدایت پر عمل کرتے۔ حضور نے جب تحریک جدید کے چندہ میں اپنے وفات یافتہ بزرگوں کو شامل کرنے کی تحریک کی تو فوراً اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے والدین کے علاوہ دادا دادی اور نانا نانی تک کی طرف سے چندہ ادا کرنے لگے۔

میرے بھائی اپنے پیشہ میں بھی کمال درجہ کے ماہر تھے۔ افسران اور ماتحت افراد کو اپنی قابلیت اور حسن معاملگی سے اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ اپنی طویل ملازمت میں بے داغ رہے۔ اپنی احمدیت کو نہیں چھپایا۔ ہر کسی کو پتہ تھا کہ احمدی بلکہ کٹر احمدی ہیں حاسدین اور شریروں نے اخبارات اور رسائل میں کئی بار اس بات کو اچھالا مگر کیا مجال کہ قدم ڈگمگائے ہوں۔ کشمیر کے ایک مخلص خاندان کے ایک عمر رسیدہ مگر ٹھوکر خوردہ شخص نے ان کی بیٹیوں کی شادی کے موقعہ پر حکومت کے اعلیٰ افسران اور غیر از جماعت افراد کو دیکھا کہ کس طرح وہ احمدی مرکزی نمائندہ کا وعظ توجہ سے سن رہے ہیں تو وہ بھی برادرم مکرم کو داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔ برادرم محترم کی وفات کے بعد تعزیت کے موقعہ پر انہوں نے مجھ سے اس کا اظہار کیا اور برادر محترم کی متوازن پالیسی کو سراہا۔

وہ اپنوں اور غیروں کی خدمت میں اپنی صحت یا بیماری کی فکر بھی نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی خدمت اور ضرورت پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ کام دین کا ہوتا یا کسی فرد کا' وہ اس کے کرنے کی فکر میں لگ جاتے تھے اور کرتے بھی اپنے خرچ پر۔ کئی بار ان سے کہا کہ اپنے آپ پر اتنا ظلم نہ کریں۔ مگر وہ سن لیتے اور دوسروں کی خدمت میں لگے رہتے۔

تقریباً اڑھائی تین سال پہلے اچانک ان پر دل کا حملہ ہوا۔ مظفر آباد کے ڈاکٹر اپنے خیال کے مطابق علاج کرتے رہے۔ وہ ڈاکٹر مایوسی کا اظہار کرتے تھے۔ بعد ازاں برادرم مکرم کو جب راولپنڈی لے جایا گیا تو محترم جناب ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ ''دل کا والو

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ

ایک عزیز کے نام خط

Letter to a Dear One

تحریر: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
انگریزی میں ترجمہ: محترمہ شرمین بٹ صاحبہ
ناشر: مجلس انصار اللہ امریکہ
صفحات: 107

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے شملہ میں رہائش کے دوران 16 تا 31 مئی 1939ء کو ایک ایسا مضمون رقم فرمایا جسے عزیز کے نام ایک خط کے نام سے طبع کیا گیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے اپنی اس قیمتی تصنیف میں جو اس وقت تحریر فرمائی نہ صرف جماعت احمدیہ کی بلکہ بنی نوع انسان کی ایک عمدہ خدمت سرانجام دی کیونکہ اس تصنیف میں وہ راستہ بتایا گیا ہے جس پر چل کر انسان ایک بااخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے۔ حضرت چوہدری صاحب نے یہ خط تحریر فرما کر نہ صرف ماضی میں بلکہ اس زمانہ میں بھی بہت سے احباب کی کئی قسم کی ضرورتوں کی تکمیل کی ہے۔ آپ نے احمدیت کی آئندہ نسل کے متعلق اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے یہ خط تحریر فرمایا۔ اس خط کی نوعیت نے اس کے اندر ایک خاص اثر پیدا کر دیا ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اس خط کے آغاز میں تحریر فرمایا ہے کہ جب ہم لوگ اس دنیا سے گزر جائیں گے تو ہماری ذمہ داریاں تم پر اور تم سے بھی چھوٹی عمر کے عزیزوں کے کندھوں پر ڈالی جائیں گی اور دنیا کی افتاد اور رفتار کو دیکھتے ہوئے میں اندازہ کرتا ہوں کہ تم لوگوں کی ذمہ داریاں ہماری ذمہ داریوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گی اگر تم ان ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا کرو گے تو ہماری روحیں بھی خوش ہوں گی اور آنے والی نسلیں بھی تمہیں مبارک گردانیں گی اور تمہارا نام روشن ہوگا اور زندہ رہے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تم خود خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گے اور اس کی رحمت میں داخل کئے جاؤ گے۔ جیسے تمہاری ذمہ داریوں کا ایک حصہ تمہاری آئندہ نسلوں سے متعلق ہوگا ویسے ہی ہماری بعض ذمہ داریاں تمہارے متعلق ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تحریر کے ذریعہ ان ذمہ داریوں کے ایک حصہ سے سبکدوش ہو جاؤں۔

اس کے بعد چوہدری صاحب نے اپنے خط میں بے شمار قیمتی و نادر باتیں اور نصائح فرمائی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

☆۔ اس امر کو ذہن نشین کر لو کہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی خلعت اور انعام ہے۔

☆۔ ہر شے جو معرض وجود میں آئی ہے اس کی پہلی کڑی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔

☆۔ انسانی زندگی کا کمال یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا نقش اپنی ہستی پر جمائے۔

☆۔ یہ کیسی خوش کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنا کلام ہمیں میسر ہے جس میں کامل ہدایت درج ہے۔

☆۔ حضرت مسیح موعود نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد ڈالی جس کا ہر فرد دین کی خاطر جان قربان کرنے کیلئے تیار ہے۔

حضرت چوہدری صاحب کا یہ نہایت اہم خط جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے ہے۔ اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے اور جماعت میں ہر طبقہ فکر تک پہنچانے کے لئے مجلس انصار اللہ امریکہ نے اس کے انگریزی ترجمہ کروانے کا اہتمام کیا اور محترمہ شرمین بٹ صاحبہ نے بہت محنت اور لگن سے حضرت چوہدری صاحب کے اس خط کا انگریزی میں ترجمہ فرمایا ہے۔ محترمہ شرمین بٹ صاحبہ آجکل صدر لجنہ اماء اللہ کیمبرج برطانیہ ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر خدمات سلسلہ بھی بجالا رہی ہیں۔ احمدیت کی عالمی تعلیمات پر مبنی یہ تصنیف اب انگریزی سمجھنے والے ممالک کیلئے بھی قیمتی دستاویز بن گئی ہے۔ مغربی ممالک میں نشوونما پائی ہوئی نئی احمدی نسل اور انگریزی دان طبقہ کی تربیت کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تصنیف کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ حضرت چوہدری صاحب نے جن خواہشات کا اظہار فرمایا ہے وہ ہر دور میں پوری ہوتی چلی جائیں۔ نیز اس تصنیف کا انگریزی میں ترجمہ کرنے والی ٹیم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(الف شمس)

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ 2001ء

دس ہزار تین سو سے زائد افراد کی شرکت

رپورٹ: محمد ظفر اللہ ناصر صاحب مربی سلسلہ

انڈونیشیا ایک بڑا ملک ہے جس میں چھوٹے بڑے بیسیوں جزائر ہیں۔ ہر جزیرے کی اپنی تہذیب اور تمدن اور اپنی لوکل زبان ہے۔ لیکن انڈونیشین ان سب کی قومی زبان ہے۔ ہمیں ہر سال جلسہ سالانہ پر یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے کہ کس طرح دور دور سے آنے والے تہذیب و تمدن کے اختلاف کے باوجود احمدیت کی برکت سے للّٰہی خلوص و محبت اور وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت کی وجہ سے وہ جلسہ غیر معمولی عظمت و برکت کا حامل جلسہ تھا۔ اس سے جماعت میں غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی اور سارے ملک میں کثرت کے ساتھ جماعت کے پیغام کی اشاعت ہوئی۔ امسال ہمارا جلسہ سالانہ نئے امیر جماعت کی زیر نگرانی ہوا جو جماعت انڈونیشیا کے ایک بزرگ مربی مکرم مولانا عبدالواحد صاحب مرحوم کے صاحبزادہ اور جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں یعنی مکرم مولانا عبدالباسط صاحب۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تمام پروگرام نہایت کامیابی سے منعقد ہوئے۔ اس کا مختصر تذکرہ دعا کی غرض سے ہدیہ قارئین ہے۔

تیاری جلسہ

امسال بھی مکرم کرنل (ریٹائرڈ) محمود احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے جنہوں نے خوب تیاری کی اور سب شعبوں کو متحرک کیا۔

یہ جلسہ سالانہ مرکز جماعت انڈونیشیا کمانگ بوگور میں منعقد ہوا۔ تیاری کے انتظامات خدام، جامعہ احمدیہ کے طلباء اور دوسرے کارکنان نے بڑی محنت سے مکمل کئے۔ مردانہ جلسہ گاہ بیت الناصر کے سامنے تیار کی گئی جس میں پانچ ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ اس کے دائیں طرف مستورات کے لئے ایک جلسہ گاہ بنائی گئی۔

شعبہ رجسٹریشن

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کے لئے رجسٹریشن کارڈ جاری کئے گئے جو سینہ پر آویزاں کرنے کی ہدایت تھی۔ اس کارڈ میں ہر ایک کے ضروری کوائف درج تھے۔ مختلف شعبوں کے لئے مختلف رنگوں کے کارڈ جاری کئے گئے۔ آخری دن تک 10320 افراد کو رجسٹر کیا گیا۔

دعوت الی اللہ سنٹر اور دیگر اہم دفاتر

امسال جلسہ سالانہ میں ایک دعوت الی اللہ سنٹر بنایا گیا جس میں آنے والوں کو انڈونیشیا اور عالمگیر جماعت کی مساعی کی معلومات فراہم کی گئیں۔ دنیا کے کونے کونے تک پھیلاؤ، سوشل مساعی، خدمت دین کا بڑھتا ہوا منصوبہ۔ ایم ٹی اے کی دعوتی تربیتی پروگراموں کی چوبیس گھنٹے کی پیشکش اور حضور ایدہ اللہ کا انڈونیشیا میں تربیتی دورہ اور ملکی عہدیداروں سے ملاقات کی تصویری نمائش لگائی گئی۔ سنٹر کے افتتاح کے موقع پر مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ دعوت الی اللہ سنٹر ہے اور جلسہ کے بعد بھی کھلا رہے گا۔

جماعت احمدیہ کا ایک ادارہ جس کا نام وسمادامائی ہے یہ سیکرٹری اشاعت کے تحت کام کرتا ہے جلسہ گاہ کے جنوبی طرف ان کے سٹال میں جماعت کی متعدد کتب کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا کی VCD، سوونیئرز وغیرہ اشیاء موجود تھیں۔

جلسہ سالانہ 2001ء میں مردوں اور عورتوں کی طرف الگ الگ شعبہ رشتہ ناطہ کے دفاتر قائم کئے گئے تھے۔ اسی طرح مردوں اور خواتین کے لئے ہومیو پیتھک کا خیمہ لگایا گیا تھا جہاں سے مجموعی طور پر 1113 افراد کو طبی سہولت بہم پہنچائی گئی۔

اسی طرح دیگر تمام شعبوں نے بھی نہایت خوش اسلوبی سے تمام امور سر انجام دئے۔

پہلا دن

مورخہ 7 جون 2001ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ گاہ میں خطبہ جمعہ مکرم مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے دیا۔ آپ نے شامل ہونے والوں کو نیک اخلاق اپنانے، نمازوں اور دعاؤں میں شغف اور عہد بیعت کو کما حقہ سمجھ کر اس کو نباہنے کی طرف توجہ دلائی اور کولبوک میں مخالفین کی طرف سے احمدیہ بیت الذکر کے انہدام اور ایک مخلص احمدی کی شہادت کا واقعہ بھی بیان کیا۔

نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اس کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم احمد داؤد صاحب استاذ الجامعہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس کے بعد رحمت عزیز صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور امت واحدہ کے احیاء و استحکام کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم منیر الاسلام صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی تھی۔ انہوں نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کے موضوع پر خطاب کیا۔ تیسری تقریر مکرم سیوطی عزیز صاحب کی تھی جس کا موضوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دعوت الی اللہ کی تحریک تھا۔

رات آٹھ بجے ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ کا پہلا اجلاس مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ صدر ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ مکرم مولانا ظفر اللہ احمد پونتو صاحب نے بتایا کہ اس وقت 297 ہومیو ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن سے 47530 مریضوں نے استفادہ کیا جن میں سے اکثریت خدا تعالیٰ کے فضل سے شفایاب ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب نے بھی مختصر خطاب میں خدمت خلق کے اس ذریعہ سے بھرپور استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا دن

نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا معصوم احمد صاحب شاہد مربی ولایا وسط جاوا نے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کے موضوع پر درس دیا۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز مکرم ڈاکٹر ایڈنگ کوستاوی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا قمر الدین صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے "حضرت مسیح موعود کی آمد اور آپ کی صداقت" کے موضوع پر مدلل خطاب کیا۔

دوسری تقریر مکرم پروفیسر دوام صاحب کی تھی لیکن وہ کسی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکے۔ ان کی جگہ مکرم عبدالرزاق صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی تقریر "انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی دعوت الی اللہ اور اولیاء اللہ کی رسائی کے طریق" کے موضوع پر کی جس میں انہوں نے جزیرہ جاوا میں سابق اولیاء اللہ کے کئی نمونے پیش کئے۔

اس کے بعد مکرم مولانا محی الدین شاہ صاحب مربی ولایا مغربی سماٹرا کی تقریر "پروگرام رشتہ ناطہ" کے موضوع پر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دو بجے دوسرا اجلاس مکرم حاجی انچانگ جارکاسی صاحب نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ کمبوڈیا، ملائشیا اور سنگاپور کے وفود کو چند منٹ کے لئے اپنے اپنے ملک میں احمدیت کی موجودہ حالت کو بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اس کے بعد چند نو مبائع افراد نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

ساڑھے تین بجے پروفیسر دوام صاحب تشریف لائے جنہوں نے "انڈونیشیا میں مذہبی رواداری" کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت ایک حقیقت ہے جسے دنیا کو تسلیم کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تفسیر قرآن بہت اعلیٰ ہے۔

رات سات بجے مکرم امیر صاحب جماعت انڈونیشیا نے لجنہ جلسہ گاہ میں ایک گھنٹے تک "نظام" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح احمدیوں کو تجارت کے شعبہ میں آگے آنے کی تلقین کی۔

مجلس سوال و جواب

رات آٹھ بجے جلسہ گاہ میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ مکرم منیر الاسلام صاحب مربی سلسلہ اور مکرم محی الدین شاہ صاحب نے نو مبائعین اور دوسرے احباب کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس مجلس میں بعض نو مبائعین نے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

تیسرا دن

مورخہ 8 جون بروز اتوار حسب سابق نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم محمد احمد صاحب مربی ولایا مشرقی جاوا نے "اطاعت کی اہمیت" کے موضوع پر درس دیا۔

اختتامی اجلاس

آٹھ بجے اس جلسہ کا اختتامی اجلاس مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم معراج الدین شاہد صاحب مربی ولایا مغربی جاوا نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے بعد ایک مہمان مکرم ڈاکٹر اسکاندار ذوالقرنین صاحب جو اسلامک انسٹی ٹیوٹ کے پروفیسر ہیں کو مکرم امیر صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے اس جماعت سے اس طرح دلچسپی ہوئی کہ 1983ء میں ملکی مذہبی ڈیپارٹمنٹ کے ریسرچ کے شعبہ نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کا حکم دیا۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے تفصیل سے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور تحقیق کے بعد ایک مقالہ تحریر کیا۔ انہوں نے افراد جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی اور اشاعت دین کے لئے خدمات مثلاً مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور ایم ٹی اے کا تحسین سے ذکر کیا اور کہا کہ اس جماعت نے غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کے الہام "وسع مکانک" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے بہت دفعہ دیکھا ہے کہ جلسہ گاہ، رہائش گاہ وغیرہ ہمیشہ چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ امسال بھی یہی مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ اس وقت حاضرین کی تعداد دس ہزار تین سو بیس ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامات جتنے بھی وسیع کریں یہ الہام ہمیشہ صادق آتا ہے اور نئی وسعتوں کے لئے ہدایت دیتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے جماعت کی ترقی، دعوت الی اللہ اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آخر پر جلسہ سالانہ کے تمام کارکنان و رضا کاران اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم معتدل رہا اور تمام انتظامات بخیر و خوبی انجام پائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 نومبر 2001ء)

انڈونیشیا

محل وقوع

انڈونیشیا دنیا میں انتہائی بڑے جزائر پر مشتمل ملک ہے جن کی تعداد 13700 ہے۔ ان میں سے 930 آباد ہیں اور نام رکھتے ہیں۔ سب سے بڑے 5 جزیرے سماٹرا، جاوا، کلی منتن (جو بورنو جزیرہ کا دو تہائی ہے) سلادسی اور اریان جایا (جو دنیا کے سب سے بڑے جزیرے نیوگنی کا ایک حصہ تشکیل دیتے ہیں) ملک مشرق سے مغرب تک تقریباً 3200 میل پھیلا ہوا ہے اور شمال سے جنوب تک تقریباً 1300 میل پھیلاؤ رکھتا ہے۔

رقبہ و آبادی

انڈونیشیا کا رقبہ 741101 مربع میل یا 1919443 مربع کلومیٹر ہے۔ 1996ء میں آبادی 212713000 تھی۔ مذہب اسلام ہے۔

دارالحکومت اور بڑے شہر

انڈونیشیا کا دارالحکومت جکارتہ ہے اور بڑے شہر یوگیا کارٹا، سرابیا، بنڈونگ، (جزیرہ جاوا) میدن (سماٹرا) بنجر (کلی منتن) میناڈو (سلادسی) ہیں۔

کرنسی، زبان، پارلیمنٹ

انڈونیشیا کی کرنسی روپیہ ہے۔ سرکاری زبان بھاشا ہے۔ طرز حکومت آزاد جمہوریت ہے۔ انڈونیشیا نے 17 اگست 1945ء کو آزادی حاصل کی۔ ستمبر 1950ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی۔ سرکاری نام ری پبلک انڈونیشیا ہے جب کہ اس کی پارلیمنٹ کا نام عوامی رابطہ اسمبلی ہے۔

درآمدات و برآمدات

چاول، کھاد، ادویات، مشینری، سٹیل و لوہا درآمدات ہیں۔ خام تیل، لکڑی، کافی، چائے، تمباکو اور ربڑ انڈونیشیا کی برآمدات ہیں۔

پرچم

انڈونیشیا کا پرچم دو متوازی سرخ اور سفید پٹیوں پر مشتمل ہے۔

زراعت

مکئی، سویابین، چائے، مرچ، تمباکو، چاول، کھجور کا تیل وافر مقدار میں ہوتا ہے۔ پچھلے چند سالوں میں گورنمنٹ نے چاول کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے۔ خوراک کی برآمد کی ملک کو زیادہ ضرورت ہے۔ نقد آور بڑی فصلیں کافی، ناریل، گنا اور ربڑ ہیں۔ ملائیشیا، تھائی لینڈ اور انڈونیشیا ربڑ کو سب سے زیادہ پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔

صنعت

انڈونیشیا صنعت میں کافی ترقی کر چکا ہے۔ ملک میں 2000 سے زیادہ ٹیکسٹائل فیکٹریاں ہیں۔ ماچس فیکٹری، بائیسکل فیکٹری، گلاس فیکٹری، کاسٹک سوڈا کی فیکٹری اور ادویات کی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔ سیمنٹ، کھاد، ٹائر اور خود کار گاڑیاں تیار کرنے کی فیکٹریاں بھی موجود ہیں۔

ماہی گیری

انڈونیشیا میں ماہی گیری کی صنعت کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔

خبر رساں ایجنسی

1996ء میں 274 اخبارات کی اشاعت ہوئی تھی۔ 289 ہفتہ وار اور میگزین، رسائل بھی شائع ہوتے تھے۔ مشہور خبر رساں ایجنسی انتار نیوز ہے۔

بنک

1928ء میں ڈچ کی مدد سے انڈونیشیا میں بنک قائم ہوا اور 1953ء میں اسے مرکزی بنک بنا دیا گیا۔ یہاں 117 کمرشل بنک، 28 ترقیاتی بنک اور 8 مالیاتی بنک کے علاوہ 9 تجارتی بنک بھی ہیں۔

جنگلات

1996ء میں 117 ملین ہیکٹر رقبہ جنگلات پر مشتمل تھا۔

تیل و گیس

انڈونیشیا مشرق بعید میں سب سے زیادہ پٹرولیم پیدا کرنے والا ملک ہے تیل سماٹرا اور جاوا میں ہے۔ 1979ء میں پرٹامینا نامی ریاست کی آئیل کمپنی نے جکارتہ تک گیس پہنچائی۔ 1996ء میں تیل صاف کرنے کے 11 کارخانے تھے۔

تاریخی زلزلہ

27 اگست 1883ء کو انڈونیشیا میں ایک جزیرے کراکاٹوا میں ایک زبردست زلزلے کی وجہ سے 36 ہزار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ آدھا جزیرہ فضا میں اڑ گیا تھا اور اس کی جگہ ایک ہزار فٹ گہرا سمندر بن گیا۔ زلزلے کی مٹی فضا میں بیس میل اونچی اڑی۔ سو میل دور جکارتہ میں دھماکہ کی وجہ سے کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ فضا میں گرد تین سال تک موجود رہی اور اس وجہ سے نہ صرف ایشیاء بلکہ دنیا کے کئی حصوں میں کبھی کبھی سورج چھپ جاتا تھا۔ اس زلزلے میں صرف ایک جاندار زندہ بچا تھا اور وہ ایک بندریا تھی۔

شرح خواندگی

1996ء میں شرح خواندگی 77 فیصد تھی۔

معدنیات

سونا، کوئلہ، چاندی، تانبا، باکسائیٹ، تیل، قدرتی گیس۔

بقیہ صفحہ 4

الٹ گیا تھا لیکن کسی طرح خود بخود ٹھیک ہو گیا ہے''۔ ڈاکٹر صاحب نے ادویہ تجویز کیں۔ معائنہ کرواتے رہے۔ اس کے بعد دل کی کسی قسم کی شکایت کا نہیں کیا مگر حملہ اپنے اثرات بصورت کمزوری چھوڑ گیا۔ اس کے بعد جگر کی سوزش کا شکار ہوئے۔ وہ بھی درمیان میں کافی ٹھیک رہا۔ ڈاکٹروں نے کارکردگی تسلی بخش ظاہر کی۔ مگر وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے سے باز نہ آئے۔ کبھی بیت الذکر کی تعمیر کی فکر۔ کبھی دوسروں کی بے لوث خدمت کی فکر۔ آخر اگست 2001ء کے آخری عشرہ میں ان کا کسی اور کے ہاتھ کا لکھوایا ہوا مگر اپنے دستخط والا خط مجھے ملا جس میں لکھا تھا۔

''میں جماعتی کام کے سلسلہ میں (بحیثیت امیر ضلع) چکار گیا تھا۔ واپسی پر مجھ پر اس قدر کمزوری طاری ہو گئی ہے کہ بستر سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔''

چند روز مظفر آباد سی۔ ایم۔ ایچ میں داخل رہنے کے بعد گھر والوں نے 3 ستمبر 2001ء کو ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی منتقل کیا جہاں منتقلی کے روز ہی دن کے اڑھائی بجے ان کی روح قفس عنصری سے بعمر 61-62 سال پرواز کر کے اپنے خالق حقیقی کے پاس حاضر ہو گئی۔ اس طرح ہمارا یہ پیارا بڑا بھائی ہم سے اچانک اس دنیائے فانی سے جدا ہو گیا۔

ان کی تدفین راولپنڈی کے احمدیہ قبرستان ''باغ احمد'' میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی انہوں نے کرائی۔

مرحوم بھائی نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے تین بیٹیاں چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹا انجینئر ہے۔ دوسرا ڈاکٹر اور تیسرا بی۔ ایس سی کا طالب علم تینوں بیٹیاں شادی شدہ ہیں اور دو بیٹے بھی۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرماتے ہوئے بلند سے بلند تر درجات عطا فرمائے اور ابرار کے ساتھ جگہ عطا فرمائے۔

نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33733 میں Mrs. Dina Nasrin زوجہ محمد شمس الرحمن صاحب پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ جماعت دارالفضل کھلنا بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/Tk 50000 ۔2۔ زیورات طلائی وزنی مالیتی -/TK 15000 ۔کل جائیداد مالیتی -/TK 65000 ۔اس وقت مجھے مبلغ -/12000 ٹکہ ماہوار بصورت خورونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Dina Nasrin احمدیہ جماعت دارالفضل کھلنا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق کمال الدین لین کھلنا بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 Insan Ali احمدیہ جماعت دارالفضل کھلنا بنگلہ دیش

مسل نمبر 33734 میں سرفراز احمد ولد مختار احمد مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 9-10-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 250 مربع گز واقع بحریہ ٹاؤن ایکسٹینشن چکلالہ مالیتی -/325000 روپے۔ 2۔ نقد رقم مالیتی -/322000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سرفراز احمد R-1378 بلاک 8 فیڈرل بی ایریا کراچی گواہ شد نمبر 1 چوہدری صغیر احمد چیمہ وصیت نمبر 15055 گواہ شد نمبر 2 حمید احمد طاہر وصیت نمبر 28251

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن اطلاع دیتے ہیں مکرم ماسٹر محمد اقبال صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن بھون ضلع چکوال بخار کی وجہ سے ذہنی تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں - اور راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں - احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے -

اعلان دارالقضاء

(مکرم حفیظ احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب)

مکرم حفیظ احمد صاحب اسد ابن مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب (کارکن وقف جدید) ساکن مکان نمبر 115-C دارالفتوح ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں - ان کی امانت ذاتی نمبر 130-9455/15 (امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ) میں مبلغ -/4,056 موجود ہیں - یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے - دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے - جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے : -

(1) محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم حفیظ احمد اسد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ زاہدہ نسرین صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم عتیق احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں -

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مدثر احمد صاحب درانی کو مورخہ 24 نومبر 2001ء بروز ہفتہ پہلے بیٹے سے نوازا ہے - بچے کا نام "شبازل خان" تجویز ہوا ہے - نومولود مکرم محمد شریف صاحب درانی (سابق معلم وقف جدید) دارالعلوم شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم اعظم علی صاحب کارکن جامعہ احمدیہ آف دارالعلوم جنوبی ربوہ کا نواسہ ہے - احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر، نیک سعادت مند خادم دین، اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے -

ولادت

مکرم چوہدری منور احمد صاحب باب الابواب ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بیٹے ظفر اقبال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 12-11-2001 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام کامران ظفر عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے - نومولود ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم آف سنجر چانگ ضلع حیدرآباد کا پڑپوتا ہے اور چوہدری عبدالحئی چیمہ دارالنصر ربوہ کا پڑنواسہ ہے اور عزیز احمد چیمہ صاحب راجن پور کا نواسہ ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک باعمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے - (آمین)

بازیافتہ نقدی

کسی دوست نے دفتر صدر عمومی میں کچھ بازیافتہ نقدی جمع کروائی ہے - جس کسی کی ہو وہ دفتر سے رابطہ کر لیں -

(صدر عمومی - لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدہ پرس

کسی دوست کا پرس جس میں نقدی تھی بازار میں کہیں گر گیا ہے - اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں -

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

اعلان داخلہ

پاکستان سٹڈیز سنٹر یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے ایم اے پاکستان سٹڈیز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے - داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 دسمبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے ڈان 2001-12-11

(نظارت تعلیم)

"ضرورت اساتذہ"

نصرت جہاں اکیڈمی میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے خواہشمند خواتین / حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوا دیں -

(1) ریاضی ایم ایس سی / بی ایس سی ریاضی A,B کورس کے ساتھ
(2) کیمسٹری ایم ایس سی / بی ایس سی فزکس کیمسٹری کے ساتھ
(3) فزکس ایم ایس سی / بی ایس سی فزکس کیمسٹری ریاضی کے ساتھ
(4) بیالوجی ایم ایس سی / بی ایس سی زوالوجی باٹنی کے ساتھ

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

انگلش گلاب کی نئی ورائٹی

گلشن احمد نرسری میں انگلش گلاب مختلف رنگوں میں نئی ورائٹی میں دستیاب ہے - نیز گل داؤدی، موسمی پھولوں کی پنیری، پھولوں کے گجرے، پھولوں کے ہار، پھولوں کی پتیاں بھی دستیاب ہیں -

(انچارج گلشن احمد نرسری)

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

400 خاندانوں کے 1300 یتامیٰ کی کفالت میں معاونت فرماویں

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں - وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں - بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا - بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے - تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں - مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے - بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں - لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے - والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا " جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ " کا نام دیا گیا - ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا - اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے - لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے -

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا - پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے - پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے - "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے - وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں - طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروا دیں مقامی طور پر، خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں -

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1300 بچے زیر کفالت ہیں - اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے -

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

خبریں

ربوہ: 13 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 14 دسمبر- غروب آفتاب: 5-09

☆ ہفتہ 15 دسمبر- طلوع فجر : 5-34

☆ ہفتہ 15 دسمبر- طلوع آفتاب: 6-59

ہتھیار ڈالنے سے انکار اسامہ بن لادن کی تنظیم القاعدہ کے مجاہدین نے ہتھیار ڈالنے سے صاف انکار کر دیا ہے- ''سرنڈر'' کے مذاکرات ناکام ہونے کے بعد امریکی بی 52 طیاروں نے اسامہ کے ٹھکانوں پر دوبارہ 7.5 ٹن (15 ہزار پونڈ) وزنی ڈیزی بموں کی بارش کر دی- مجاہدین کا کہنا ہے کہ انہیں اقوام متحدہ کی تحویل میں دیا جائے- اور پیغام دیا ہے کہ گرفتاری کی بجائے شہادت کو ترجیح دیں گے-

محدود امن فوج کی تعیناتی شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ افغانستان میں قیام امن کے لئے محدود امن فوج تعینات کی جانی چاہیے- جس کا کام صرف عبوری حکومت کی عمارتوں کی حفاظت کرنا ہو- کابل میں گشت کا حق صرف افغان فوجیوں کو ہے-

القاعدہ کا نیٹ ورک عالمی اتحاد کے ترجمان نے پریس کانفرس میں بتایا ہے کہ دنیا کے جس ملک میں بھی القاعدہ کا نیٹ ورک ہوا- وہاں کارروائی کریں گے- القاعدہ کے ارکان کا تورا بورا سے فرار ناممکن بنا دیا گیا ہے- الٹی میٹم کا وقت گزرتے ہی امریکی طیاروں نے تورا بورا پر خوفناک بمباری کی- ہر طرف گرد و غبار اور دھوئیں کے بادل چھا گئے- پاکستان کی سرحد پر درجنوں سی- 130 امریکی طیاروں اور پاک فوج کے جنگی ہیلی کاپٹر پروازیں کر رہے ہیں- حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں- ''القاعدہ کے رہنماؤں کے فرار کے خدشہ کی وجہ سے زمینی نگرانی بھی کڑی کر دی گئی ہے- این- بی سی ٹی وی کی خبر کے مطابق طالبان اور القاعدہ کے سینکڑوں رہنما فرار ہو گئے ہیں- امریکی انٹیلی جنس کا کہنا ہے کہ اسامہ تورا بورا میں ہی ہے-

پاکستان کے خلاف بیان بازی صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ افغان عبوری حکومت کے وزراء پاکستان کے خلاف بیان بازی سے احتیاط کریں- امید ہے نئی انتظامیہ نہ صرف تمام افغان گروپوں کو ساتھ لے کر چلے گی بلکہ ہمسائیوں سے بھی اچھے تعلقات بنائے گی-

اسامہ سے رابطہ کا اقرار امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ دو پاکستانی جوہری سائنسدانوں نے اسامہ بن لادن سے رابطہ کا اقرار کر لیا ہے- سلطان بشیر الدین اور عبدالمجید نے اسامہ کے ساتھ کیمیاوی ہتھیاروں اور جراثیمی ہتھیاروں کے بارے میں طویل گفتگو کی تھی- سائنسدانوں نے اقرار اس وقت کیا جب انہیں اسامہ کے ساتھ ان کی گفتگو کے ناقابل تردید شواہد دکھائے- پاک فوج کے تین افسران اور ایک معروف صنعتکار کی بھی تفتیش ہو رہی ہے- گرفتار ایٹمی سائنسدان اگست میں 2-3 روز تک کابل میں اسامہ ایمان الزواہری سمیت القاعدہ کے دیگر دو عہدیداروں سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں سائنسدانوں نے بتایا کہ انہوں نے ایٹمی ہتھیار بنانے سے صاف انکار کر دیا تھا-

جرمنی میں ''خلافت'' تنظیم پر پابندی جرمنی میں اسلامی تنظیم ''خلافت'' پر پابندی عائد کر دی گئی ہے- جرمنی کے وزیر داخلہ کے پابندی کے اعلان کے ساتھ ہی پولیس نے چھاپے مار کر تنظیم کے اثاثے منجمد کر دیئے- ''خلافت'' کے سربراہ ترک کیبلان ہیں اور اس کے گیارہ سو سے زائد ارکان ہیں-

تمام گروپوں کو نمائندگی نہیں ملی اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ بون سمجھوتے کے تحت افغانستان کی نئی عبوری انتظامیہ میں تمام افغان گروپوں کو نمائندگی نہیں دی گئی- تاہم لویہ جرگہ میں تمام افغان گروپوں کو نمائندگی دی جائے گی- 23 سال سے زیر التواء مسئلہ چند دنوں میں حل نہیں کیا جا سکتا- بون معاہدہ کے تحت کابل سے شمالی اتحاد سمیت افغان گروپوں کی مسلح افواج نکل جائیں گی- ان کی جگہ کثیر المملکتی فوج تعینات کی جائے گی-

القاعدہ کے جنگجو پاکستان میں اسلام آباد میں اتحاد ممالک کی ترجمان کینٹن کتھ نے کہا ہے کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ القاعدہ کے چند ارکان فرار ہو کر پاکستان آ گئے ہیں- پاکستان کے سیکرٹری داخلہ نے اس بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جھوٹ ہے- پاکستان نے سرحد پر سخت انتظامات کر رکھے ہیں- طالبان کو پاکستان میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے سرحد پر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے پٹرولنگ کی جا رہی ہے- اور فوج کی بھاری نفری افغانستان سے ملحقہ سرحدوں پر تعینات ہے- اور سرحدی علاقوں میں بھی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے-

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

ہومیو پیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: - غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش M.T.A کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی فون گھر 5865913

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ڈیجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

سبز چائے- رنگت، لذت اور ذائقہ میں لاجواب پشاوری قہوہ
کینیا کوالٹی نمبر 1 چائے
کینیاء چائے کے ساتھ کریانہ اور جنرل سٹور کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نواز شاپنگ ہاؤس
11 بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر 212733

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹیڈ کراکری دستیاب ہے- نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

سیل - سیل - سیل
شوز کی مکمل ورائٹی پر سیل
نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں-
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
☎ دکان 213835
پروپرائٹر: مبشر احمد ابن رشید احمد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61